کلکتہ کے نامی گرامی گانے والے

پیارے صاحب

کا

گلدستہ موسیقی

جسمیں

چیدہ چیدہ دلکش گانے شائقین کی دلچسپی کے لئے

جوبلی پریس بازار عیسےٰ میاں میں شایع کیا گیا

قیمت فی جلد (۴ر)

نمبر (۱) کاموود راگ

تک میں ہٹ کرت شام
بیاں پکر اچھر احتام

انترہ

نت کے سبھیلے نہیں سوائے انت سب برج کے بام

نمبر (۲) ترانہ۔ کدارا

نادر دانی مدنی۔ دیم تیلے تانا۔
آستائی۔ او دانی۔ دانی۔ تیلے دانی۔ تارے دانی

انترہ

نادر در دیم۔ تنانا دیم دیم تنانا دیم دیم تنانا تاڑ دھا۔ تاکٹ تک دھا
دھیم ترکٹ تاک تک دھیم کٹ تک ترکن دھا۔ دھیم تانانا۔

نمبر (۳) ٹھمری

نت کرت توری حضرت علی شیر بیاں پڑت ہوں ڈور کر جوری

انترہ

صدقہ امام حسن حسین کاکشتی لگا دو پار کھینی ہے بھنور بیچ۔
رحیم کہت ہے تیرا ہی سہارا میری بار سولا کریں کا ہے دیری۔

غزل نمبر (۴) قوالی

بیکارم و باکارم چوں مد بہ حساب اندر
خاموشم و گویا نم چوں خط بہ کتاب اندر

از منطق و از حکمت جز عشق نہ فہمیدم
خندان کہ نظر کردم شبہا بہ کتاب اندر

اے زاہد ظاہر بیں از قرب چہ می پرسی
او در من و من در وے چوں بو بہ گلاب اندر

اسرار حقیقت را کردم بدل خود جا
ایں طرفہ تماشہ بیں دریا بہ حباب اندر

قوالی نمبر (۵)

آمادہ بقتل من آں شوخ ستمگارے
ایں طرفہ تماشہ بیں ناکردہ گنہگارے

کیا مجھ ہی پر کرتے ہیں یہ ظلم و ستم سارے
کیوں دل کو کیا زخمی کیوں تیر ادا مارے

سینہ پہ مرے غم کے کب تک یہ چلے آرے
آمادہ بقتل من آں شوخ ستمگارے

بالیں پہ جو تو آئے ہو جائے مریض اچھا
کچھ سانس ہی باقی ہے مہمان ہوں کوئی دم کا

آنکھیں ہیں لگی در پر دکھلانہ بہت رستہ
خواہی کہ شفا باشد بیمار محبت را

یک جرعہ خدارا دہ از شربت دیدارے
ظاہر ہیں وہ سب تجھ پر یاں حال ہے جو قاصد

خط میں بھی یہ لکھا ہے سن میری بھی او قاصد
رکھتا ہے زباں منہ میں مایوس نہ ہو تا قاصد

گر نام و نشان من پرسند بگو قاصد
آوارۂ مجنونے رسوائے بازارے

کر ایسی دوا دل کی جو درد اٹھے کم کم
ہو زخم جگر اچھا ایسا دے کوئی مرہم
بستر پہ تڑپتا ہوں فرقت میں تیری ہر دم
اے عیسیٰ بیماراں در ہجر تو رنجورم
شاید نہ خبر داری از حالت بیمارے

ہے عشق کی منزل میں ظاہر ہے نہ کچھ حیراں
کشتہ جگر سوزاں جاں باختہ دل بریاں
رستہ یہ کہیں وہ ہی ٹوٹا نہ کوئی خنداں
باساز منیر آید از کوچۂ معشوقاں
جاں برلب و سر برکف دل دادہ بعیارے

نمبر (۶) قوالی

کاکل کی طرح آج جو بل کھائے ہوئے ہو — شاید کہ کسی غیر کے بہکائے ہوئے ہو
جانا نہیں رہنے کا سدا ایک زمانہ
آج اور ہے کل اور نہیں اسکا ٹھکانہ — ہو جائیگا دو روز میں یہ حسن روانہ
جس کے میری جان تم اترائے ہوئے ہو

اچھا نہیں ہر روز کا دق کرنا تمہارا — انداز نکالا ہے نیا ہو ستم آرا
انجان بنے بیٹھے ہو دل لیکے ہمارا — اور اسپر ستم ہے کہ ستم ڈھائے ہوئے ہو
اللہ کرے آپ بھی عاشق ہو کسی پر — اور چین کبھی آئے نہ تمہیں ایک ذرا دم
معلوم تب ہو عشق اسے کہتے ہیں دلبر — جو میری طرح تیر ستم کھائے ہوئے ہو
کیوں تم بھی نظر آج ہے کیا دیس بیگانی — منہ سرخ ہے گرمائے ہوا یا جوش جوانی

کچھ غیر نے کیا آگ لگا دی میری جانی
تیور سے نمایاں ہے کہ بیزار کائے ہوئے ہو
دیکھا جو اس صنم نے مجھے مضطر و حیراں
پوچھا کہ فرید آپ ہو کیوں اتنے پریشاں
تو آج کی شب ہوتے ہیں ہم آپکے قربان
جی بھر کے نکالو کہ جو ہیں حسرت و ارماں
تمہیں تو ہو جو عشق کے ترپائے ہوئے ہو

قوالی نمبر (۷)

حسن انسان میں جب آیا تو ادا بھی آئی
ناز و انداز جب آیا تو حیا بھی آئی
شمع محفل میں جب آئی تو ہوا بھی آئی
روح قالب میں جب آئی تو فنا بھی آئی
کل شب وصل میں منہ سے جو دوپٹہ سرکا
ساتھ غصہ کے ستمگر کو حیا بھی آئی
ہائے کس وقت ہوئیں دو تو مرادیں حاصل
یار آئینہ پہ جب آیا تو قضا بھی آئی
شیشۂ دل کو مرے آپ نے توڑا اکثر
یہ تو ٹوٹ گئے کانوں میں صدا بھی آئی

راگ صلع نمبر (۸) ٹھمری

رام کر ملیئے ری کہیں نیناں نہ الجھیں
نیناں نہ الجھیں نیناں نہ الجھیں کہیں نیناں نہ الجھیں۔

دوہا

ایک روز سوسے گور غریباں جو میں گیا۔
دیکھا تو واں بزرگوں کے اکثر مزار ہیں
دیکھا کہ ایک مزار پر نرگس ہے سرنگوں

میں نے کہا عبث تو یہاں شرم سار ہے
کہنے لگی خموش کے نرگس مجھے نہ جان
میں آنکھیں اسکی ہوں کہ یہ جس کا مزار ہے
اس روز سے مجھے یہ یقین ہے کہ ہائے ہائے
عاشق کو بعد مرگ کے بھی انتظار ہے
جینے نہ دیگی آگ تیری فتنہ گاہ مجھے
ان کھڑکیوں سے جھانکتی ہی ہر قضا بیٹھے

انترہ

ان نین کے مار پڑی ہے جب الجھیں سلجھیں نہ سلجھیں

ڈراپ سین

نمبر (۹) ٹھمری خواجہ صاحب کی شان میں

کرم کی نجر یا کیجئے تم بڑے گریب نواز حضرت خواجہ سب راجن کے راجہ

انترہ

دہن ودنی میں نام تہار و ستت رہت نس دن گھری پل چھین ہر آج۔

نمبر (۱۰) قوالی

ان دنوں جوش جنوں ہے مرے دیوانے کو
لوگ ہر سو سے چلے آتے ہیں سمجھانے کو
منع کرتا ہے مجھے یار کے گھر جانے کو
ناصحا آگ لگے اس ترے سمجھانے کو
خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانے کو

یہ غذا ملتی ہے جاناں ترے دیوانے کو

شہر میں اپنے یہ لیلا نے منادی کر دی
کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو

اے مصور ترے ہاتھوں کے بلائیں لیلوں
خوب تصویر بنائی مرے دکھلانے کو

نمبر (۱۱) غزل

دیکھا جو حسن یار طبیعت مچل گئی — آنکھوں کا تھا قصور چھری دل پہ چلگئی

ہم تم ملے نہ تھے تو جدائی کا تھا ملال — اب یہ ملال ہے کہ تمنا نکل گئی

ساقی تیری شراب جو شیشے میں تھی بھری — ساغر میں آکے اور بھی سانچے میں ڈھلگئی

چھونکا جو آگیا کوئی مجنوں کی آہ کا — لیلیٰ غریب جیتنی محمل میں رہ گئی

ہے شکر کی جگہ کہ نہ مٹی ہوئی خراب — بسمل کی لاش کوچۂ قاتل میں رہ گئی

اے یار تیری نیم نگاہ ہی کہ میں نثار — کچھ آرزو نکل گئی کچھ دل میں رہ گئی

ایک آہ مار قیس نے جنگل کی راہ کی — لیلیٰ غریب جیتنی محمل میں رہ گئی

پینے سے رکچکا تھا تو تو یہ مگر جلیس — بادل کا رنگ دیکھکر نیت بدل گئی

نمبر (۱۲) حقانی

علی نوشہ بنے سہرا بندھا گل کشائی کا — ملا خلعت نبی کو خلق کی حاجت روائی کا

بصد ساز و نواح دھوم مچی ساری خدائی کا — کیا ساماں خدا نے فاطمہ کتخدائی کا

پہنایا شہ کو فرقہ فقر کا بدلے شہادت کے — دیا تاج انکو ہر شاہ و گدا کی پیشوائی کا

غلامان حیدری بن گئے سب خاص عام انکے — بنا مولیٰ علی دولھا جو اس احمد کی جائی کا

گنہگاران امت کی شفاعت جہر میں ٹھہری — ہوا پھر وعدہ دیدار بدلہ منہ دکھائی کا

ہوئی ایسی نہ ہوگی اور عروسی اور دامادی — ازل سے تا ابد جلوہ ہے اس جلوہ نمائی کا

نمبر (۱۳) گجری

چوریاں کر کی جائیں۔

موری ناجات کلیاں چھانڈ وبتیاں

صدقہ میں جاکے گرواں لگاؤں

بیاں مرکی جائیں

نمبر (۱۴) راگ بھیرو

دے مرے داتا میں تیرے کتنے مانگوں

انترہ۔ اور کتنے مانگت لاج بھی آوے۔ تیری کہا کے میں کسکی کہاؤں

نمبر (۱۵) راگ آسوری

کرلے سنگھار چترا بھیلی ساجن کے گھر جانا ہوگا۔

انترہ۔ ماٹی اڑوں ماٹی بھیجاؤں ماٹی میں اک دن ملنا ہوگا۔

نمبر (۱۶)

مدینہ میں موریا بالا ہے رے بالا ہے رے متوالا ہے رے

انترہ

ندیا کنارے بتیا ہجلے کالی کملیاوالا رے

عمامہ کھڑے باندھتے تھے شاہ سرفراز

جبرئل سے فرمایا ہے کہ اے مونس وغمخوار

جس پردہ وحدت سے تعشق آتی ہے آواز

دیکھو تو ہٹا کر وہاں پوشیدہ ہے کیا راز

جبرئل نے کی عرض کہ قدرت مجھے کیا ہے

محبوب نے فرمایا کہ جا میری رضا ہے

پردے کو جو اٹھا تو نظر آئی نہ کچھ شے

دیکھا تو یہ دیکھا جو وہاں تھا سو نہاں ہے

پردے میں خدا تو نہیں محبوب خدا ہے

عمامہ اسی طرح کھڑا باندھ رہا ہے

انترہ

بھر دے جام ساقی کا احمد ہے ساقی کوثروالا ہے رے

تمت